OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

حجاب کا قرآنی تصور: قدیم وجدید مفسرین اور اہلِ علم کی آراء کا تنقیدی جائزہ

The Qur'ānic Concept of Hijab: A Critical Review of Classical and Contemporary Scholarly Perspectives

Madiha Aslam
Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore

Abstract

In every civilization in the world, women have been associated with hijab and modesty to some degree. But Islam introduced hijab not just as a tradition but as a divine command and moral principle. Regarding hijab, Allama Sharif Jurjani (may Allah have mercy on him) says in the Book of Definitions that hijab means anything that hides your intention from you. And tell the believing women to lower their gaze and guard their chastity and not to display their adornment(Surah Al Noor).A woman is completely naked, and when she goes out, Satan sees her." (Tirmidhi). The veil is obligatory. The face is also included in adornment, so covering it is a preferable and prudent act. If there is a fear of temptation, then covering the face becomes obligatory. The purpose of the veil is chastity, dignity, and social purity(Imam Qurtubi). Imam Abu Hanifa (Book: Al-Hidayah): A woman's entire body is covered except for the face and hands, but if there is a fear of temptation, it is obligatory to cover the face and hands as well.Imam Shafi'i (Book: Al-Alam): It is obligatory for a woman to cover her entire body, sometimes including the face. Imam Malik (Book: Al-Maduna): A woman should not display her adornment and beauty in front of a non-mahram. Imam Ahmad bin

cc BY

Hanbal (Book: Al-Mughni by Ibn Qudamah): A woman's entire body is covered, including her face and hands.

Key Words: Hijab, Qur'ānic injunctions, modesty (ḥayā), classical and contemporary scholarship, women's dignity, Islamic ethics, social morality

مقدمہ:

دنیا کی ہر تہذیب میں عورت کو کسی نہ کسی درجے میں حجاب اور حیا کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ لیکن اسلام نے حجاب کو محض روایت نہیں بلکہ حکم الٰہی اور اخلاقی اصول کے طور پر متعارف کرایا۔ آج کے جدید معاشرے میں جہاں مغربی کلچر کے رنگ ہیں۔ وہاں اسلامی حجاب کو ایک نئے زاویے سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ حجاب کوئی پابندی نہیں بلکہ ایک تحفظ ہے۔ یہ عورت کو اس کی اصل عزت اور وقار دیتا ہے۔ یہ تحقیق صرف ایک مذہبی فریضہ بیان نہیں کرتی بلکہ اس کے معاشرتی، اخلاقی، نفسیاتی اور خاندانی پہلو بھی نمایاں کرتی ہے۔

حجاب کیا ہے؟

حِجاب کے متعلق علّامہ شریف جُرجانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب التعریفات میں فرماتے ہیں کہ حِجاب سے مُراد ہر وہ شے ہے جو آپ سے آپ کا مقصود چھپادے[1]۔ یعنی آپ ایک شے کو دیکھنا چاہیں مگر وہ شے کسی آڑ یا پردے میں ہو تو اس آڑ یا پردے کو حجاب کہتے ہیں۔ حجاب کا یہ مفہوم قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر مذکور ہے، جیسا کہ قرآن مجید سورۃ ص[2] میں ارشاد ہے۔

حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

ترجمہ: یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چُھپ گئے۔

اس کے متعلق حضرت سیدنا امام ابن حَجَر عَسْقلانی[3] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، عورتوں کے حجاب سے مراد یہ ہے (کہ وہ اس طرح پردہ کریں) کہ مَرد انہیں کسی طرح دیکھ نہ سکیں۔

حجاب کا حکم کب نازل ہوا؟

علامہ مخدوم ہاشم ٹھٹھوی[4] رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب سیرت سید الانبیاء میں فرماتے ہیں، 4ہجری ذوالقعدۃ الحرام کے مہینے میں اُمُّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی کاشانۂ نبوّت میں رخصتی کے دن مسلمان عورتوں کے لیے پردہ کا حکم نازل ہوا۔

بعض علمائے کرام کا کہنا ہے کہ یہ حکم 2ہجری کو نازِل ہوا، مگر پہلا قول ہی راجح ہے۔

حجاب صرف عورت کا حق کیوں؟

صرف عورتوں کو ہی حجاب کا حکم کیوں دیا گیا؟ اس بارے میں دعوتِ اسلامی کی بڑی پیاری کتاب اسلامی زندگی[5] صفحہ نمبر 105 پر عورتوں کے حجاب پر پانچ (05) اسباب کچھ یوں تحریر ہیں:

(1) عورت گھر کی دولت ہے اور دولت کو چھپا کر گھر میں رکھا جاتا ہے، ہر ایک کو دِکھانے سے خطرہ ہے کہ کوئی چوری کرلے۔ اسی طرح عورت کو چھپانا اور غیروں کو نہ دِکھانا ضروری ہے۔

(2) عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چَمَن میں پھول اور پھول چَمَن میں ہی ہَرا بھرا رہتا ہے، اگر توڑ کر باہر لایا گیا تو مُرجھا جائے گا۔اسی طرح عورت کا چَمَن اس کا گھر اور اسکے بال بچے ہیں،اس کو بلاوجہ باہر نہ لاؤ ورنہ مُرجھا جائے گی۔ عورت کا دِل نہایت نازُک ہے،بہت جلد ہر طرح کا اثر قبول کرلیتا ہے،اس لیے اس کو کچی شیشیاں فرمایا گیا۔

(3) ہمارے یہاں بھی عورت کو صنف نازُک کہا گیا ہے اور نازُک چیزوں کو پتھروں سے دُور رکھا جاتا ہے کہ ٹوٹ نہ جائیں۔ غیروں کی نگاہیں اس کے لیے مضبوط پتھر ہیں،اس لیے اس کو غیروں سے بچاؤ کرنا چاہئے۔

(4) عورت اپنے شوہر اور اپنے باپ دادا بلکہ سارے خاندان کی عزّت اور آبرو ہے اور اس کی مثال سفید کپڑے کی سی ہے، سفید کپڑے پر معمولی سا داغ دھبہ دور سے چمکتا ہے اور غیروں کی نگاہیں اس کے لیے ایک بد نُما داغ ہیں،اس لیے اس کو ان دھبوں سے دُور رکھو۔

(5) عورت کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس کی نِگاہ اپنے شوہر کے سِوا کسی پر نہ ہو،اس لیے قرآنِ کریم نے حوروں کی تعریف میں فرمایا: قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ۔ ترجمہ: شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں۔(پ۲۷،الرحمٰن:۵۶) اگر اس کی نگاہ میں چند مرد آگئے تو یوں سمجھو کہ عورت اپنے جوہر کھو چکی، پھر اس کا دِل اپنے گھر بار میں نہ لگے گا جس سے یہ گھر آخر تباہ ہو جائے گا۔

حجاب ایک اسلامی شعار ہے۔

حجاب گویا اِسلامی شعار کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اسلام سے قبل عورت بے پردہ تھی اور اِسلام نے اسے حجاب کے زیور سے آراستہ کرکے عظمت و کردار کی بلندی عطا فرمائی، سورۃ الاحزاب[6] فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلِیَّت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

جدید دور میں حجاب کی ضرورت و اہمیت:

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ حجاب عورت کو قید کر دیتا ہے حقیقت اس کے برعکس ہے۔ حجاب عورت کو محفوظ آزادی دیتا ہے۔ وہ تعلیم حاصل کرے، کام کرے یا سماجی خدمات انجام دے لیکن اپنی عزت اور وقار کو برقرار رکھے۔ اسلام میں خواتین صحابیات کی مثالیں موجود ہیں جو حجاب کے ساتھ تجارت، تعلیم اور جہاد تک میں شریک رہیں اسلام نے عورت کو عزت، وقار اور تحفظ دیا ہے۔ حجاب اس تحفظ کا ایک عملی ذریعہ ہے۔ قرآن و حدیث، مفسرین و فقہاء اور جدید اہلِ علم سب اس بات پر متفق ہیں کہ حجاب عورت کے لیے عزت اور معاشرتی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ جدید دور کی یلغار میں حجاب کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ حجاب صرف مذہبی حکم نہیں بلکہ یہ عورت کی آزادی، تحفظ اور وقار کی علامت ہے۔

شباب اچھا نہیں لگتا کباب اچھا نہیں لگتا
گلی کوچوں میں یوں بکھرا گلاب اچھا نہیں لگتا
سبق جن میں پڑھایا جارہا ہو بے حجابی کا
ہمیں ایسی کتابوں کا نصاب اچھا نہیں لگتا[7]

قرآن کی روشنی میں حجاب کے احکام:

1۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر حجاب کا حکم ہے سورۃ النور [8] آیت 31 میں حکم ہے۔
وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر یا ان خدمت گاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے واقف نہیں، اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے، اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

2۔ سورۃ الاحزاب [9] آیت 59 میں ارشاد باری تعالی ہے۔
یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

ترجمہ: اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے مونہوں پر نقاب ڈالا کریں، یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچانی جائیں پھر نہ ستائی جائیں، اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

3۔ سورۃ النور [10] ایت 60 میں ارشاد ہے کہ
وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ۖ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

ترجمہ: اور وہ بڑی بوڑھی عورتیں جو نکاح کی رغبت نہیں رکھتیں ان پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ اپنے کپڑے اتار رکھیں بشرطیکہ زینت کا اظہار نہ کریں، اور اس سے بھی بچیں تو ان کے لیے بہتر ہے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے
بوڑھی عورتوں کو رعایت دی گئی لیکن حیا کو پھر بھی لازم قرار دیا گیا

احادیث کی روشنی میں حجاب کی روایت:

1۔ عورت کے ستر کی حد

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"عورت سراپا ستر ہے، جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے دیکھتا ہے۔" ترمذی [11]
اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ عورت کی عزت و عفت کا تحفظ گھر میں رہنے اور بے جا نمائش سے بچنے میں ہے۔

2۔ نظر اور حیا کا تعلق:

حضرت جریر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں:
"میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
'فوراً نظریں پھیر لو'۔" مسلم [12]

اسلام میں پردہ صرف عورت کے لیے نہیں، بلکہ مرد کو بھی نظر کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے تاکہ معاشرے میں پاکیزگی باقی رہے۔

3۔ چہرے کو چھپانے کا عمل

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

"جب قافلے میں مرد ہمارے قریب سے گزرتے تو ہم اپنے چہرے پر چادر لٹا لیا کرتی تھیں، جب وہ آگے بڑھ جاتے تو چادر ہٹا دیتیں۔" ابو داؤد[13]

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ ابتدائی مسلم خواتین اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کو بھی چھپاتی تھیں۔

4۔ لباس کی حدود:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دو قسم کے لوگ جہنم کے اہل ہیں...ایک وہ عورتیں جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی، دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں گی۔" مسلم[14]

یہ حدیث آج کے فیشن کلچر کے لیے تنبیہ ہے کہ لباس ایسا ہو جو جسم چھپائے، نمایاں نہ کرے۔

قدیم اور جدید دور میں حجاب کا کردار

(الف) قبل از اسلام (جاہلیت کا دور)

عرب معاشرے میں عورت بے پردہ اور کمزور تھی۔ اسے وراثت نہیں ملتی تھی۔ مرد عورت کو اپنی ملکیت سمجھتے تھے۔ اسلام نے پہلی بار عورت کو عزت دی اور اسے پردے کے ذریعے مقام عطا کیا۔

(ب) اسلامی دور کا آغاز

جب آیاتِ حجاب نازل ہوئیں تو عورتوں نے فوراً اپنے دوپٹے اور چادریں اوڑھ لیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

"جب آیات نازل ہوئیں تو عورتوں نے اپنے دوپٹے کاٹ کر اپنے اوپر اوڑھ لیے۔" بخاری[15]

اس آیت کے نازل ہونے پر مدینہ کی خواتین نے اطاعت و حیا کا عملی مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اپنے دوپٹے (چادریں) کاٹ کر یا بڑھا کر اپنے سروں، سینوں، اور چہروں پر ڈال لیے تاکہ ان کا جسم اور زینت چھپ جائے۔

(ج) جدید دور

آج کے دور میں فیشن کے نام پر عورت کو پھر سے "جاہلی دور" کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ لیکن جو عورتیں حجاب اپناتی ہیں، وہ عزت اور تحفظ کی مثال بنتی ہیں۔ جے شنکر[16] نے Crime and the victimization of women میں لکھا ہے۔

انھوں نے صاف لکھا ہے کہ ”ہمارے سماج کی مرد پرستانہ ذہنیت انٹرنیٹ پر بھی جھلکتی ہے، خواتین بحث کریں یا جواب دیں، یہ مردوں کو پسند نہیں۔ معروف ہستیوں کو غیر شائستہ زبان سے نشانہ بنایا جاتا ہے اور عام عورتوں کا پیچھا کر کے ان سے اصل زندگی میں رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔“ ایسی صورت میں سوشل میڈیا کا استعمال سنبھل کر کرنے ہی میں سمجھ داری ہے۔

آج سوشل میڈیا روایتی میڈیا نہ ہو کر ایک متبادل بن چکا ہے، بلکہ 'شہری صحافی' کا کردار نبھا رہا ہے۔ لہٰذا سوشل میڈیا پر ایسی باتوں کا، جو عورت کے خلاف ہیں، اسی انداز میں جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ کبھی کبھی تو سوشل میڈیا پر خواتین کی جانب سے لکھی گئی پوسٹ اس کھڑکی کی طرح نظر آتی ہے جہاں ہم پورے سماج کا عکس دیکھ سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا میں خواتین کی آواز اور

تخلیقات سوالات کی بوچھار کرتی، ظلم کے خلاف للکارتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ وہ ہر قاری کے ذہن ودل میں سوال پیدا کرتی ہیں اور سوچنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ فیس بک کے فرینڈز آئیکن میں آگے مرد کی تصویر ہوتی تھی اور پیچھے خاتون کی۔ اس کی وجہ سے مرد کے مقابلے عورت کا آئیکن تھوڑا چھوٹا بھی تھا۔ فیس بک نے 2015 میں اس میں تبدیلی کر کے عورت کو آگے اور مرد کو پیچھے کر دیا ہے۔ اتنا ہی نہیں، مرد اور عورت کے بالوں اور جسمانی ہیئت کو بھی کندھے سے کندھا ملا کر برابر رکھا گیا ہے [17]۔

حجاب کے متعلق روایت مفسرین وفقہاء کی آراء:

1۔ امام طبری (تفسیر الطبری [18]) میں بیان کرتے ہیں۔

عورت کو چہرے سمیت جسم کو ڈھانپنا چاہیے۔ جلابیب (چادر) اور خُمُر (دوپٹہ) کا حکم واضح شرعی فرض ہے۔ پردہ معاشرتی عزت، دینی تقویٰ اور اخلاقی تحفظ کے لیے ضروری ہے۔

2۔ امام قرطبیؒ [19] کے نزدیک:

پردہ فرض ہے۔ چہرہ بھی زینت میں شامل ہے، لہٰذا اس کا چھپانا افضل اور محتاط عمل ہے۔ اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو چہرہ چھپانا واجب ہو جاتا ہے۔ پردہ کا مقصد عفت، وقار، اور معاشرتی طہارت ہے۔

3۔ ابن کثیر [20] پردے کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

پردہ کا حکم قطعی اور شرعی طور پر لازم ہے۔ چہرہ اور ہاتھوں کے متعلق اختلاف ہے، مگر فتنہ کے دور میں چھپانا افضل اور واجب کے قریب ہے۔ پردہ کا مقصد عورت کی عزت، پاکیزگی، اور معاشرتی فساد سے حفاظت ہے۔ حجاب کی اصل سورۃ الاحزاب 53 سے ہے، جو بعد میں تمام مومن عورتوں کے لیے عام ہوا۔

حجاب کے متعلق فقہاء کی آراء

1۔ امام ابو حنیفہؒ (کتاب: الہدایہ): عورت کا پورا جسم ستر ہے سوائے چہرے اور ہاتھ کے، لیکن اگر فتنہ کا خدشہ ہو تو چہرے اور ہاتھ کو بھی ڈھانپنا واجب ہے۔

2۔ امام شافعیؒ (کتاب: الام): عورت کے لیے پورا جسم چھپانا واجب ہے، بعض اوقات چہرہ بھی شامل ہے۔

3۔ امام مالکؒ (کتاب: المدونۃ): عورت کو غیر محرم کے سامنے اپنی زینت اور حسن ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔

4۔ امام احمد بن حنبلؒ (کتاب: المغنی لابن قدامہ): عورت کا پورا جسم ستر ہے، چہرہ اور ہاتھ بھی پردے میں شامل ہیں۔

حجاب کے متعلق جدید اہلِ علم ومفکرین کی آراء

1۔ سر سید احمد خان [21] (کتاب: تفسیر القرآن، 1880ء)

سر سید کے نزدیک پردہ ایک سماجی ضرورت تھا، لیکن انہوں نے اس کی انتہائی صورت یعنی عورتوں کو گھروں میں قید رکھنا اور تعلیم و معاشرت سے الگ کرنا غلط اور غیر فطری قرار دیا۔ ان کے مطابق اسلام نے عورتوں کو پردے کے نام پر جاہل یا گھر کی چار دیواری تک محدود نہیں کیا، بلکہ اعتدال اور اخلاقی حیا کی تعلیم دی ہے۔

2۔ مولانا امین احسن اصلاحی [22] (کتاب: تدبر قرآن)

پردہ عورت کی عزت وعفت کا ضامن ہے۔ چہرے کا پردہ واجب نہیں، بلکہ اختیاری اور فضیلت کا عمل ہے۔ اصل مقصد اخلاقی پاکیزگی اور معاشرتی نظم ہے، نہ کہ سخت پابندی۔ پردے کا حکم عورت کی حفاظت کے لیے ہے، اسے محدود کرنے کے لیے نہیں۔

3۔ شبلی نعمانی [23] (کتاب: سیرۃ النعمان)

شبلی نعمانی کا موقف اعتدال پسند، اصلاحی اور عقلی تھا۔ انہوں نے پردے کی ظاہری سختیوں کے بجائے اس کے اخلاقی مقاصد پر زور دیا۔ ان کی رائے میں پردہ عورت کو محفوظ آزادی دیتا ہے، نہ کہ سماجی قید ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں پردے کے نام پر جاہلانہ رسمیں رائج ہو گئی ہیں جن کا قرآن و سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ شبلی نعمانی عورتوں کی تعلیم کے حق میں تھے، لیکن ساتھ ہی اس بات کے قائل تھے کہ تعلیم و پردہ ایک ساتھ چل سکتے ہیں۔

4۔ جاوید احمد غامدی[24] (کتاب: برہان)

غامدی صاحب کے مطابق قرآن میں چہرہ یا ہاتھ چھپانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ "زینت" سے مراد وہ آرائش ہے جو عام طور پر بدن کے نمایاں حصوں پر ہوتی ہے، جیسے چہرہ اور ہاتھ۔ لہٰذا قرآن نے عورت کو "چہرہ اور ہاتھ" ظاہر رکھنے کی اجازت دی ہے۔ عورت اور مرد کے تعلقات عزت، احترام اور حیا پر مبنی ہوں۔ عورت کو اپنی شخصیت مٹانے یا سماجی کردار محدود کرنے کی ضرورت نہیں۔ اصل مقصد فحاشی سے اجتناب اور معاشرتی طہارت ہے، نہ کہ مکمل پردہ یا چہرہ چھپانا۔

5۔ کوثر نیازی کتاب[25] (پردہ اور عورت)

ان کے نزدیک "حجاب" کا مقصد عورت کو سماج سے الگ کرنا نہیں بلکہ اسے عزت و احترام کے ساتھ معاشرے میں موجود رہنے کا حق دینا ہے۔ مغربی عورت جسمانی آزادی کی قیمت پر روحانی غلامی میں مبتلا ہے۔ ان کے نزدیک پردہ سماج میں پاکیزگی اور نظم پیدا کرتا ہے۔ جب مرد و عورت کے میل جول میں حدود طے ہوں، تو معاشرہ بدکاری، اشتعال اور اخلاقی انحطاط سے محفوظ رہتا ہے۔

حجاب سے اختلاف کرنے والے مفسرین کی آراء:

"حجاب سے اختلاف رکھنے والے مفسرین" یا حجاب کی آیات کی مختلف تشریحات کرنے والے مفسرین کے بارے میں یہ بات اہم ہے کہ اکثر مفسرین حجاب (پردے) کو شرعی حکم تسلیم کرتے ہیں، لیکن حجاب کی حدود، نوعیت، اور مخاطب خواتین کے بارے میں اختلافِ رائے پائی جاتی ہے۔ ان میں سے چند درج ذیل ہے۔

1۔ امام رازی (فخر الدین الرازی[26]) — تفسیر کبیر

امام رازی نے سورۂ نور اور احزاب کی آیات کی تفسیر میں بیان کیا کہ "جلباب" اور "خمار" کا مقصد عورتوں کی شناخت اور عفت کی حفاظت ہے، نہ کہ چہرے کو لازماً چھپانا۔ ان کے نزدیک چہرہ اور ہاتھ ظاہری ضرورت کے تحت ظاہر ہو سکتے ہیں۔ یوں وہ چہرہ ڈھانپنے کے وجوب کے قائل نہیں۔

2۔ علامہ آلوسی[27] — روح المعانی

انہوں نے لکھا کہ چہرہ چھپانا مستحب ہے، واجب نہیں، اور صحابہ کے زمانے میں عرف و عادت کے لحاظ سے عورتیں مختلف انداز میں پردہ کرتی تھیں۔ یعنی انہوں نے حجاب کی نوعیت کو سماجی سیاق سے جوڑا، نہ کہ مطلق فرضیت سے۔

3۔ مولانا امین احسن اصلاحی[28] — تدبرِ قرآن

مولانا اصلاحی کے نزدیک قرآن نے عورت کو حیا و وقار کا لباس پہننے کا حکم دیا ہے، لیکن چہرہ ڈھانپنے کا حکم نہیں دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ جلباب کا مطلب اوڑھنی یا شال ہے جو عورت اپنی زینت کو ظاہر نہ کرے، مگر پہچان اور ضرورت کے لیے چہرہ ظاہر رکھ سکتی ہے۔

4۔ شبلی نعمانی — سیرۃ النعمان / الفاروق

شبلی نے بھی پردے کی شدت کو غیر عملی اور غیر اسلامی کہا اور کہا کہ اسلام نے عورت کو سماجی شرکت سے نہیں روکا، بلکہ اخلاقی حدود مقرر کیں۔

اسلام میں حجاب کا مقصد

(الف) تحفظ

حجاب کا مقصد عورت کو ایذا اور استحصال سے بچانا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

"یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ایذا نہ دی جائے۔" (الاحزاب:59)

(ب) عفت اور پاکیزگی

حجاب صرف جسمانی پردہ نہیں بلکہ یہ نظر، دل اور نیت کا بھی پردہ ہے۔ یہ مرد و عورت کے درمیان حدود قائم کرتا ہے۔

(ج) معاشرتی سکون

اگر معاشرے میں بے پردگی عام ہو جائے تو زنا، طلاق اور ناجائز تعلقات بڑھتے ہیں۔ حجاب معاشرتی سکون اور خاندانی نظام کو محفوظ کرتا ہے۔

حجاب اور خواتین کی آزادی

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ پردہ عورت کو قید کر دیتا ہے۔ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ پردہ عورت کو محفوظ آزادی دیتا ہے۔ وہ تعلیم حاصل کرے، کام کرے یا سماجی خدمات انجام دے لیکن اپنی عزت اور وقار کو برقرار رکھے۔

اسلام میں خواتین صحابیات کی مثالیں موجود ہیں جو پردے کے ساتھ تجارت، تعلیم اور جہاد تک میں شریک رہیں

عقل اور شریعت کی روشنی میں حجاب کی مثال

اگر کسی ہیرے یا سونے کے زیور کو بازار میں کھلا رکھا جائے تو وہ ہر کسی کی نظر میں آتا ہے اور خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ ڈبے میں محفوظ ہو تو اس کی قدر و تحفظ برقرار رہتا ہے۔ اسی طرح، عورت جب حجاب اختیار کرتی ہے تو وہ اپنی عظمت، عزت، اور وقار کی حفاظت کرتی ہے۔ حجاب بدن کی نمائش کو کم اور شخصیت کی عظمت کو زیادہ کرتا ہے۔

پہلو	شریعت کی مثال	عقل کی مثال
حجاب کا مقصد	پاکیزگی اور تحفظِ عورت	احترام و حفاظت کی عقلی ضرورت
تشبیہ	چادر عورت کے وقار کا غلاف ہے	قیمتی موتی صدف میں محفوظ ہوتا ہے
نتیجہ	اللہ کا حکم عورت کی عزت کے لیے	عقل بھی اسی کو فطری اور محفوظ راستہ مانتی

مخلوط نظام سے سماجی اثرات اور حجاب کی افادیت

مخلوط نظام کا مطلب ہے کہ مرد و عورت بغیر شرعی حدود کے تعلیمی اداروں، دفاتر، محافل یا معاشرتی سرگرمیوں میں اکٹھے ہوں۔ بظاہر یہ نظام مساوات کے اصول پر قائم دکھائی دیتا ہے، مگر حقیقت میں اس کے منفی اثرات:

اخلاقی بگاڑ

حیا کا خاتمہ
خاندانی نظام کی کمزوری
جنسی جرائم میں اضافہ کی صورت میں نمایاں ہوتے ہیں۔ اسلام نے عورت کو "حجاب" کے ذریعے عزت و تحفظ عطا کیا، تاکہ وہ اپنی شخصیت، کردار اور وقار کو محفوظ رکھ سکے۔ اسلام کا مقصد عورت کو قید کرنا نہیں، بلکہ اسے غیر ضروری نظروں اور فتنوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ مخلوط نظام بظاہر ترقی کی علامت لگتا ہے، لیکن درحقیقت یہ اخلاقی زوال اور خاندانی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ اس کے مقابلے میں حجاب ایک ایسا نظام ہے جو پاکیزگی، عزت، اور دینی استحکام کی ضمانت دیتا ہے۔

مغربی معاشرت کا اثر

مغرب میں آزادی کے نام پر عورت کو بے پردگی کی طرف دھکیلا گیا، جس کے نتیجے میں وہاں فیملی سسٹم ٹوٹ گیا۔ طلاق کی شرح بڑھ گئی اور ناجائز تعلقات عام ہو گئے۔ اسلام میں حجاب ان تمام برائیوں کا علاج ہے۔ نیویارک میں جو کانفرنس منعقد کی گئی، اس کانفرنس کی درج ذیل سفارشات منظر عام پر آئیں:

۱-: خاتونِ خانہ کو گھریلو ذمہ داریوں اور تولیدی خدمات پر باقاعدہ معاوضہ دیا جائے۔
۲-: ازدواجی عصمت دری پر قانون سازی اور فیملی کورٹس کے ذریعہ مردوں کو سزا دلوائی جائے۔
۳-: ممبر ممالک میں جنسی تعلیم پر زور دیا جائے۔
۴-: اسقاطِ حمل کو عورت کا حق قرار دیا جائے۔

اور یہ تمام چیزیں اور نظریات درحقیقت پانچویں صدی عیسوی میں نیشاپور میں پیدا ہونے والے ایرانی فلسفی مزدک کے ہیں (جو پہلے زرتشت کا پیروکار تھا، لیکن بعد میں اس نے اپنا نیا مذہب وضع کر لیا) جن پر مغرب اور مغرب پرست معاشرہ آج کی مسلم خواتین کو چلانا چاہتا ہے، اس نے کہا: "تمام انسان مساوی ہیں، کسی کو کسی پر کوئی فوقیت نہیں، ہر وہ چیز جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے بالاتر کر دے، وہ اس قابل ہے کہ اُسے مٹا کر رکھ دیا جائے۔ مزدک نے کہا کہ: دو چیزیں ہیں جو انسان کے درمیان میں ناجائز امتیازات کی دیواریں چنتی ہیں: جائیداد اور عورت، اس لیے کسی کی جائیداد پر کسی کا حقِ ملکیت نہیں اور نہ کوئی عورت کسی ایک شخص سے نکاح کا حق رکھتی ہے۔ تمام لوگوں کو جائیداد سے فائدہ اُٹھانے اور عورت سے لطف اندوز ہونے کا حق ہے۔ اس وجہ سے لوگ اس کی تحریک کا حصہ بنے۔ آج جو این جی اوز اور اُن کی لے پالک خواتین و مرد اِس آزادیِ نسواں کا نعرہ لگا رہے ہیں، درحقیقت یہ لوگ مزدک ایرانی کے پیروکار ہیں اور بالکل اسی نہج پر پاکستانی عورت کو بھی مشترکہ پراپرٹی بنانا چاہتے ہیں، تاکہ پاکستانی معاشرے اور خاندانی نظام کو جڑوں سے ہلایا جا سکے (29)۔

نتیجہ:

اسلام نے عورت کو عزت، وقار اور تحفظ دیا ہے۔ حجاب اس تحفظ کا ایک عملی ذریعہ ہے۔ قرآن و حدیث، مفسرین و فقہاء اور جدید اہلِ علم سب اس بات پر متفق ہیں کہ حجاب عورت کے لیے عزت اور معاشرتی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ جدید دور کی یلغار میں حجاب کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ حجاب صرف مذہبی حکم نہیں بلکہ یہ عورت کی آزادی، تحفظ اور وقار کی علامت ہے۔

ماحصل کلام:

حجاب کا تصور تو ہر دور کے محدثین نے پیش کیا ان میں اگر اختلاف پایا گیا تو بھی اسے عورت کے لیے عزت، وقار اور روحانی تحفظ کا نشان قرار دیا ہے۔ یہ نہ صرف دینی فریضہ بلکہ انسانی شرافت اور اخلاقی توازن کی علامت ہے۔ جدید دور میں سوشل میڈیا کے دور میں جہاں ایک عورت تعلیمی میدان، طب اور دیگر شعبہ میں آزاد ہے وہاں حجاب کی اشد ضرورت ہے اس سے بڑھاتی ہوئی معاشرتی اور سماجی برائیوں کا سدباب ہو سکتا ہے۔ جدید دنیا میں بھی اگر اسے حفاظت اور وقار سمجھ کر اپنایا جائے تو یہ عورت کو معاشرتی دباؤ سے آزاد کر دیتا ہے۔

حوالہ جات:

1۔ جرجانی، شریف، کتاب التعریفات، حرف الحاء، ص145

2۔ القرآن، 38:32

3۔ عَسقَلانی، ابن حجر، فتح الباری، ۸/ ۵۸۱، تحت الحدیث: ۴۷۵۰

4۔ مخدوم، ہاشم، ترجمہ مفتی محمد علیم الدین، 2003، سیرت سید الانبیاء، مظہر علم کالا خطائی روڈ شاہدرہ، لاہور

5۔ مدنی، ابوواصف عطاری، 2017، پردہ پوشی اسلامی زندگی، ماہنامہ فیضان المدینہ، پاکستان

6۔ القرآن، 33:33

7۔ احمد، مقصود، 2022، حجاب کیوں ضروری ہے؟ پردہ کی اہمیت؛ افادیت اور ضرورت، ماہنامہ شاہراہِ علم، کراچی

8۔ القرآن 24:31

9۔ القرآن 33:59

10۔ القرآن 24:60

11۔ ترمذی، سنن ترمذي / کتاب الرضاع / حدیث: 1173

12۔ مسلم، مترجم: الشیخ محمد یحییٰ سلطان محمود جلالبوري حدیث: 2159

13۔ ابوداؤد، کتاب: اعمال حج اور اس کے احکام ومسائل حدیث: 1833

14۔ مسلم: حدیث 2128

15۔ بخاری، صحیح بخاری، حدیث: 4759

16۔ ڈاکٹر جے شنکر، کرائم اینڈ دی وکٹیمائزیشن آف ویمن، انڈیا

17۔ https://haadiya.in/social-media-aur-khwateen-haadiya-emagazine

18۔ محمد بن جریر الطبریؒ (م310ھ)، تفسیر الطبری، ج19، ص181، جامع البيان عن تأويل آي القرآن، موسسۃ الرسالۃ تبروت

19۔ القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری، (م671ھ)، الجامع لأحکام القرآن، ج14، ص243

20۔ ابن کثیرؒ، امام ابنِ کثیر (م774ھ)، تفسیر القرآن العظیم "(تفسیر ابنِ کثیر)، ج3، ص483

21۔ سرسید احمد خاں، 1880ء، تفسیر القرآن

22۔ مولانا امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، جلد4، ص302

23۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النعمان، ص211

24۔ غامدی، جاوید احمد، برہان، ص118

25۔ کوثر نیازی، 1990 پردہ اور عورت، جنگ پبلیشرز، لاہور ص75

26۔ امام فخر الدین رازی، ترجم مفتی محمد خان قادری، تفسیر کبیر، مرکز تحقیقات اسلامیہ

27۔ محمود الالوسی البغدادی، ۱۲۷۰ھ، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم، دارالکتاب العلمیہ، لبنان

28۔ امین احسن اصلاحی، 2013ھ، تدبر قرآن، فاران فاونڈیشن، لاہور

29۔ اعجاز، محمد، 2019، آزادیِ نسواں کی خود فریبی!، جامعہ العلوم اسلامیہ، کراچی